125

واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والاٰصال ولا تکن من الغافلین

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت اٰدم

اللہ ھو

کل ما فی الکون وھم او خیال او عکوس فی مرایا او ظلال

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا

خزینہ معرفت

المسمی بہ

تذکرہ عاشق ربانی شیر یزدانی رحمۃ اللہ

مؤلفہ

صوفی محمد ابراهیم قصوری

مرتبہ: حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

شعبہ نشر و اشاعت: بزم جمیل غلامان شیر ربانی فیصل آباد ڈویژن

مرکزی دفتر جامع مسجد شیر ربانی گلزار کالونی نزد منیر آباد رضا آباد

فیصل آباد فون صدر بزم جمیل ۲۳۹۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

خزینۂ معرفت

المسمّٰی

تذکرۂ عاشقِ ربّانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمد کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالمِ باعمل مجمعہ ہدائت چشمہ ولائت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہ قدس سرہ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہر طریقت یارِ غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی رحمۃ اللہ تعالی

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

باجازتِ خاص

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

ناشر:- بزمِ جمیل فیصل آباد ڈویژن، مرکزی دفتر
گلی نمبر ۳ جامع مسجد شیرِ ربانی گلزار کالونی

باہتمام: صوفی غلام سرور۔ صوفی محمد رمضان

تاریخِ اشاعت: یکم جولائی ۱۹۸۸ء

پریس: نوائے پاکستان پرنٹرز فیصل آباد

قیمت: ۴۵ روپے

ملنے کا پتہ

صاحبزادگان میاں خلیل احمد، میاں سعید احمد، میاں جلیل احمد شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

جامع مسجد شیرِ ربانی اکبر روڈ چوک ناخدا وسن پورہ لاہور

مرکزی دفتر جامع مسجد شیرِ ربانی گلزار کالونی۔ نوری بک ڈپو امین پور بازار فیصل آباد

افضل بک ڈپو بالمقابل گورنمنٹ سٹی مسلم ہائی سکول ماڈل ٹاؤن اے

جامع مسجد شیرِ ربانی سلطان ٹاؤن نڑوالا روڈ فیصل آباد

شیرِ ربانی لائبریری مکی سٹریٹ راجہ کالونی فیصل آباد

استقامت سے کرامات پیدا ہوتی ہیں۔ اس واسطے استقامت سے کرامات افضل نہیں ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ کہ بزرگوں کی مجلس میں خاموشی اور ادب سے بیٹھنے سے طرح طرح کے فیض حاصل ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارے حضرت خواجہ سید امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بعض عورتیں جاتی تھیں۔ تو اُن کا قلب ذکر سے جاری ہو جاتا تھا۔ اور وہ ذاکر ہو جاتی تھیں۔ مگر آج مردوں میں سے بھی کوئی خاص ہی نظر آتا ہے۔ پہلے ایام میں عام لوگ اور طلباء مسجدوں میں درس دیا کرتے تھے۔ اور گداگری کر کے اپنا پیٹ بھر کے تعلیم کے شوق کو پورا کرتے تھے۔ تو ان کے علم میں بھی برکت ہوتی تھا۔ مگر آج کل ہر ایک شخص انگریزی طریقہ کا مشتاق ہے۔ مولوی لوگ بھی سرکاری تعلیم کا ہوس میں علم حاصل کرتے ہیں۔ کوئی مولوی عالم کی ڈگری حاصل کرتا ہے۔ اور کوئی مولوی فاضل بنتا ہے۔ مگر دینی علم پر عمل اور اثر نظر نہیں آتا۔

آپ نے فرمایا۔ عدالتوں (یعنی غیر شرعی عدالتوں) میں جانا حرام ہے۔ یہ کل پیر اور سجادہ نشین لوگ جو عدالتوں میں جا کر ایمان فروشی کرتے ہیں۔ قرآن شریف کے فیصلہ پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ یہ جو بنک اور زمیندارہ بنک، کھلے ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کا لین دین سود پر ہے۔ لہٰذا یہ اصل میں نا جائز ہیں۔ اس سے بڑا ظلم یہ ہے۔ ہم لوگ حرام خور۔ حرام مال کما کما کر کچھ فکر اور ڈر نہیں رکھتے۔ کہ کل کو خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے۔

ایک شخص بوتل میں پانی دم کرانے کے لیے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ دم دوا اور دعا تو زندگی کے حیلے ہیں۔ موت کا کوئی علاج نہیں۔ آخر مرجانا ہے۔ آخر مرجانا ہے" بار بار دم کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ جب موت آجائیگی۔ کچھ بن نہ سکے گا۔ ہر وقت خداوند کریم کی یاد ضروری ہے۔ یہ وقت غنیمت ہے اس میں جو کچھ کرنا ہے۔ کر لو یہ وقت پھر نہیں ملے گا ؎

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

حکیم نور حسین صاحب کا بیان ہے۔ بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۲۷ء کو خادم معہ حافظ محمد صاحب ملّم مسجد کشمیریاں میاں رکن الدین سکنہ ڈنگہ حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے رکن الدین سے پوچھا۔ کہ آپ کس خاندان میں بیعت ہیں۔ اُس نے کہا۔ کہ میں خاندان چشتیہ میں حضرت پیر سید مہر علیشاہ صاحب گولڑوی کے خاندان میں بیعت ہوں" پھر آپ نے فرمایا۔ آپ مجھ سے عمر میں بڑے ہوں گے۔ جو بات آج سے بیس برس پہلے تھی۔ وہ اب نظر آتی ہے؟ خواجہ شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیالوی کے جانشین اپنے دادا صاحب کے طریقہ پر قائم ہیں اور ان کی پیروی کرتے ہیں؟ اس نے کہا۔ کہ واقعی وہ بات نظر نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہاں آنے کی تکلیف کیسے کی ہے۔ اُس نے عرض کی۔ کہ دعا کریں۔ کہ خاتمہ بالخیر ہو اور کچھ مختصر وظیفہ پڑھنے کی ہدایت

فرمائی جائے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آپ کے پاس کافی وظیفہ لسانی کا موجود ہے۔ جو کہ پیر صاحب نے آپکو تبلایا ہے۔ ان پر عمل کرو۔ کافی ہے۔ قرآن شریف اور درود شریف سے بڑھکر اور کیا وظیفہ ہے۔ غائب کا علم کسی کو نہیں۔ وقت خاتمہ خداوند کریم کے اختیار میں ہے۔ یہ کس کو معلوم ہے۔ کہ خاتمہ اچھا ہوگا۔ یا برا ہوگا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ اپنی طرف سے کچھ کہنا ہی بہتر ہے۔ اگر روز ازل سے آپ کی قسمت میں برا لکھا ہے۔ تو میں اس کو اچھا نہیں کرسکتا۔ آپ کچھ کیا کریں۔ توت ضروری ہے۔ پھر حافظ محمد صاحب سے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ قرآن شریف کا ترجمہ دیکھا کرو۔ اور ذکر اسم ذات میں کوشش کیا کرو۔ حافظ صاحب نے عرض کی۔ کہ میرا باپ دادا اور میں خود حافظ ہوں۔ مگر میرا لڑکا پڑھنے کیطرف خیال اور توجہ نہیں کرتا۔ دعا کریں۔ کہ خداوند کریم اسے ذوق وشوق نصیب کرے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ خداوند کریم رحم کرے اور توجہ باطنی سے پھر حافظ صاحب کو سیراب کیا۔ اور تلقین بھی فرمائی۔ پھر اس غلام بے دام کیطرف رجوع کیا۔ اور ہدایت فرمائی۔ کہ تم کو دیگر لوگوں کو ہمراہ لانے کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ عوام کو ہمراہ لے کر آجاتے ہو۔ تم اپنی حالت درست کرو۔ دوسروں کی تم کو کیا فکر ہے۔ یہ اچھا نہیں۔ اگر کبھی آنا ہو۔ تو اکیلے آیا کرو۔ ہمراہ کسی کو لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تمہارے پاس کتاب مرآۃ المحققین ہے۔ اس کا مطالعہ کیا کرو۔ بندہ نے عرض کی۔ یہ کتاب میرے پاس نہیں ہے۔ تو آپ نے اپنے پاس سے ایک جلد مذکور مرحمت فرمائی۔ اور اجازت ملنے پر واپس گھر آگئے۔

قاضی ضیاء الدین لاہوری بیان فرماتے۔ کہ ایک دفعہ میں حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ عام لوگ تعجب کرتے ہیں۔ کہ مسجد کسطرح اتنی جلدی تیار ہوگئی۔ پھر فرمایا۔ کہ ہم کو تو یقین ہے۔ کہ مسجد کی عمارت میں ایک اینٹ معمار لگاتے ہوں گے۔ اور دو اینٹیں فرشتے لگاتے ہوں گے۔

تیمم کی حقیقت

ایک روز بندہ آپ کے ہمراہ لاہور میں بر مکان خلیفہ غلام علی تنانونگو گیا۔ یہ شخص آغا سکندر شاہ صاحب کا مرید تھا۔ وہاں دس پندرہ منبل ہنین بھی جمع تھے۔ انہوں نے تیمم کے مسئلہ پر مخول اڑایا۔ اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو مخاطب کیا۔ آپ خاموش ہوگئے۔ اور بندہ کیطرف توجہ فرمائی۔ بندہ ان منبل ہنیوں کی طرف مخاطب ہوا۔ بندہ نے اس وقت سوچا کہ یہ مسئلہ کی بات تو نہیں سمجھیں گے۔ ان لوگوں کو کسی اور طریقہ سے ہی سمجھایا جائے۔ بندہ نے ان منبل ہنیوں پر سوال کیا۔ کہ تم لوگ مسمریزم کے قائل ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے مسمریزم کا اثر دیکھا ہوا ہے ایک بولا۔ کہ ایک دفعہ تو یہ دیکھا۔ کہ ایک چھڑی کو ہاتھ میں پکڑا۔ اور مسمریزم کے عامل نے اس پر توجہ کی۔ پھر

سلہ فہم من فہم ومن لم یفہم رتع فی الحیص والبیص۔ مرتب